ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-24

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

ڈاکٹر عظمیٰ زرین نازیہ

ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ فارسی پنجاب یونیورسٹی لاہور

سہیل رفیق

شیخ زاید اسلامک سنٹر، جامعہ پنجاب، لاہور

شاہ ولی اللہ دہلوی کا منہج قرآن فہمی

Dr Uzma Zareen Nazia*
Associate Prof Persian department, Punjab University Lahore.
Sohail Rafique
Sheikh Zaid Islamic Centre Punjab University Lahore.

***Corresponding Author:** uzma_persian@yahoo.com

Methodology of Quran Fehmi of Shah Waliullah Dehlvi

The article revolves around the methodology of Quranic teachings by Shah Waliullah Dehlvi (1703-1763 AD) in south of Asia, especially, in India. Persian was the court language as well as the medium of instruction over centuries. Shah Waliullah played an important role in reconstructing the foundation of Islamic society. The 1st easy Persian translation of the holy Qur'an is his renowned work and, he also introduced simplified ways of learning the Islamic teachings to Muslims. The main objective of writing such research is to highlight the efforts of the awesome exegete of Quran, Shah Waliullah Dehlvi, the educator of a wide number of Muslims in India.

Key Words: *Quran e Hakeem, Shah Waliullah, translator, India, Muslims.*

ا۔ تعارف:

شاہ ولی اللہ دہلوی کی حیثیت برصغیر میں اسلامی علوم وفنون کی تعمیر نو کے ماخذ کی سی ہے۔اسی طرح آپ کو مختلف مکاتب فکر، مسالک اور جماعتوں کے درمیان مرکزی حیثیت حاصل ہے۔اور بلاشبہ انفرادیت بھی آپ کو

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-24

ماخذ تحقیقی مجلہ

ہی حاصل ہے کہ معاشرتی و سیاسی اصلاح، تحریکات اور تعلیمی اداروں نے اپنا سلسلہ انتساب، آپ ہی کی جانب رکھا ہے۔

شاہ ولی اللہ (م شوال ۱۱۱۴ھ / ۱۷۰۳ء - ۱۱۷۶ھ / ۱۷۶۳ء):

آپ ایک علمی خانوادہ میں پیدا ہوئے۔ والدِ محترم شاہ عبد الرحیم سے ابتدائی تعلیم و تربیت حاصل کی۔ مروجہ علوم حاصل کرنے کے بعد ۱۱۳۱ھ میں درس و تدریس کا آغاز کیا۔ ۱۱۴۳ھ / ۱۷۳۱ء میں حرمین کا سفر کیا۔ علوم حدیث حاصل کیے۔ ہندوستان واپسی پر قرآن و حدیث کی تعلیم اور اشاعت کا آغاز کیا۔ آپ کی متعدد تصانیف، آپ کے جامع افکار کا سرچشمہ ہیں۔ ان تصانیف میں سے کچھ کے نام ذیل میں دیئے جاتے ہیں:

۱۔	حجۃ اللہ البالغۃ	۲۔	البدور البازغۃ
۳۔	سطعات	۴۔	ازالۃ الخفاء عن الخلافۃ الخلفاء
۵۔	فیوض الحرمین	۶۔	التفہیمات الٰہیہ
۷۔	الخیر الکثیر	۸۔	تاویل الاحادیث
۹۔	فتح الرحمن فی ترجمۃ القرآن	۱۰۔	مقدمہ فتح الرحمن وغیرہ [۱]

اس کے علاوہ بھی بہت سی کتب مطبوعہ و غیر مطبوعہ ہیں۔ لیکن ہمارے موضوع کا تعلق کتب متعلقہ قرآن سے ہے۔ جس میں ہمیں شاہ صاحب کے مطالعہ قرآن کی تفہیم و قرآنی خدمات کا علم حاصل ہوتا ہے۔

۲۔ پس منظر:

شاہ صاحبؒ نے اپنے مقدمہ یا دیباچہ فتح الرحمن میں اپنے ترجمہ قرآن کی تاریخِ آغاز ۱۱۵۰ھ سے قبل کسی وقت بتائی ہے۔ جب کہ اس کا مبیضہ اوائل رمضان ۱۱۵۱ھ میں مکمل ہوا۔ اور اس کی ترویج و تعلیم و اشاعت کا آغاز ۱۱۵۶ھ میں متعدد نسخے تیار کرنے سے ہوا۔ [۲]

اس سے پہلے کہ ہم شاہ صاحب کے دیباچہ کی جانب مقصدِ تالیف اور تعلیم و تفہیم قرآن کی غرض سے متوجہ ہوں۔ یہ جاننا ضروری ہے کہ اس وقت کے معاشرے کی صورتحال کا جائزہ لیا جائے۔

۱۱۵۰ھ۔ ۱۱۵۱ھ کے ہندوستان کی معاشرتی و سماجی تصویر کی عکاسی کے لیے ہم اس دور کی معاصر تصنیف سے روشنی ڈالتے ہیں۔ اگرچہ یہ ایک تقریب کی رُوداد ہے لیکن جزو سے کل کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-24

ماخذ تحقیقی مجلہ

"می کنند معاشران با محبوبان خود در ہر گوشہ و کنار دست در بغل و عیاشان در ہر کوچہ و ازار بہول مشتہیات نفسانی در رقص حمل می خواران بی اندیشہ محتسب در تلاش سیہ مستی و شہوت طالبان بی واہمہ مزاحمت سرگرم شاہد پرستی ہجوم امراہ نوخطان توبہ شکن زہاد و آہو پسران بعشق بی مثال برہمزن بنیاد صلاح و سراد تا نگاہ پرواز کند مائل روئیست و تا چشم واشود حلقہ فتراک گیسوئے سامان نواحش بمثابہ کہ یک عالم فساق بکام دل میرسند و اسباب خباثت بدرجہ کہ یک جہان فجار کسب تمتع می نمایند تا کسی بحال خود وارسد امردی چشمک میزند و تا چشم چراغ روشن کند زنکہ پیام می فرستد کوچہ و بازار از نواو خوانین لبریز و نوشد و کنار از امیر و فقیر شور انگیز مطرب و قوال از مگس زیادہ تر و محتاج و سائل از پشہ افزون تر قصہ مختصر باید ترتیب وضیع و شریف اید دیار ہوا جش نفسانی ترتیب می دہند و بمستلذات جسمانی فایز می شوند در چنین ہنگامہ چشم بستنہا عین مصلحت و بصر نہ کشودن محض بصیرت"[۳]۔

ترجمہ: "عشرت کرنے والے اپنے محبوبوں کے ساتھ ہر گوشہ و کنار میں دست در بغل، اور ہر کوچہ و بازار میں عیاش لوگ نفسانی خواہشات کے ہول میں رقص کناں، مے خوار محتسب کے خوف سے بے پرواہ سیہ مستی کی تلاش میں اور شہوت کے طالب لوگ کسی مزاحمت کے واہمہ سے بے نیاز شاہد پرستی میں سرگرم۔ زاہدوں کی توبہ تڑوانے والے نوخیز لونڈوں کا ہجوم اور ہرن کی سی آنکھوں والے حسین لڑکے بے مثال عشق کی وجہ سے صلاح اور راستی گفتار کی بنیاد کو درہم برہم کرنے والے۔ جہاں تک نگاہ پرواز کرتی ہے کسی نہ کسی چہرے پر مائل ہوتی ہے۔ اور جب تک آنکھ کھلے وہ کسی نہ کسی گیسو کے فتراک میں پھنس جاتی ہے۔ اس کا نواح کچھ اس ڈھنگ کا کہ فاسقوں کی ایک دنیا اپنی دلی آرزو پاتی اور خباثت کے سامان اس حد تک کہ فاجر لوگوں کی ایک کثرت فائدہ اٹھاتی ہے۔ جب تک کوئی اپنے حال کی خبر لے کوئی نہ کوئی لونڈا چشمک زنی کر دیتا ہے اور جب تک آنکھ چراغ روشن کرے کوئی عورت پیام بھیج دیتی ہے۔ کوچہ و بازار نوابوں اور خوانین سے لبریز اور گوشہ و کنار امیر و فقیر سے شور انگیز ہیں۔ مطرب اور قوال مکھیوں سے بھی زیادہ اور محتاج اور سائل مچھروں سے بھی افزوں۔ قصہ مختصر کمینے اور شریف لوگ اس جگہ اس انداز میں اپنی نفسانی خواہشات پوری کرتے اور جسمانی لذات سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔ ایسے ہنگامے میں آنکھیں بند کر لینا عین مصلحت اور چشم نہ کھولنا محض بصیرت ہے"[۴]۔

درج بالا اقتباس سے شاہ صاحب کے دور کے معاشرہ کی عکاسی ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی واضح ہے کہ مسلمان ایک مخلوط معاشرہ میں رہتے ہوئے اخلاقی، معاشرتی اور سماجی زوال کی جانب بڑھ رہے تھے یہ محمد شاہ رنگیلے کا عہد (غالباً ۱۷۴۳ء) تھا اور نادر شاہ کے دہلی پر حملے کی وجہ سے بادشاہ وقت نے لہو ولعب سے اجتناب کیا ہوا تھا[۵]۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-24
ماخذ تحقیقی مجلّہ

مقصدِ تالیف:

شاہ صاحب چونکہ فطرتِ انسانی اور زمان و مکان کے تقاضوں سے باخبر تھے۔ اس لئے انہوں نے اپنے زمانے کے اور ہندوستان میں بسنے والے مسلمانوں کی عصری ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے روزمرہ کی متداول اور سلیس فارسی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ کیا۔ اس سے مقصود عوام وخواص اور چھوٹے بڑوں کا یکساں طور پر قرآن کے معنی سے واقف ہونا تھا(۶)۔

اس کے علاوہ فارسی زبان میں ترجمہ کرنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ تھا جس کی جانب خود شاہ صاحب نے توجہ دلوائی ہے کہ اہل زبان کو چاہیے کہ اپنی مادری زبان میں تعلیمی دور کا آغاز کریں۔ چونکہ قرآن تو ان سب کتب سے اعلیٰ و برتر تعلیم کا داعی ہے۔ اس لیے اسے فارسی زبان میں پڑھا جانا چاہیے(۷)۔

شاہ صاحبؒ کی قرآن فہمی و بصیرت:

شاہ صاحبؒ سے پہلے قرآن کو بلاشبہ پڑھا اور پڑھایا جاتا تھا۔ لیکن اس تک رسائی صرف اہل علم خصوصاً علماء و فقہاء تک محدود تھی۔ شاہ صاحب نے قرآن مجید کے نزول کی حکمت و مقصود کو خوب سمجھا۔ اس کے مطابق نہ صرف فکر قرآنی عام کی بلکہ اس کی تفہیم کے عملی طریقے بھی تجویز کئے۔ یہ عملی طریقے درج ذیل ہیں:

۱۔ قرآن مجید کا فارسی زبان میں ترجمہ اور ضروری حواشی دیئے۔ ترجمہ کا تعلق عام لوگوں سے ہے۔ جب کہ حواشی کا تعلق خاص اہل علم سے ہے۔ کیونکہ قرآن کا نزول ہر طرح کی فکری سطح رکھنے والے فرد کے لیے ہے۔

۲۔ دیباچہ فتح الرحمن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ شاہ صاحبؒ نے صرف ترجمہ و حواشی قرآن کو صرف تیار نہیں کیا تھا بلکہ اس کی تعلیم بھی شروع کروائی تھی۔ تاکہ اس کی افادیت کا اندازہ تجرباتی طور پر بھی ہو سکے(۸)۔

۳۔ "باجماعت مطالعۂ قرآن" کا طریقہ، جسے شاہ صاحب نے حلقہ بنا کر پڑھنے سے موسوم کیا ہے۔ ایک انفرادی طریقہ اور عمل ہے۔ جسے شاہ صاحب سے پہلے صرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اختیار کیا تھا(۹)۔

۴۔ اہل سلوک و طریقت کو قرآن مجید کے ترجمہ و حواشی پڑھنے کا طریقہ بتاتے ہیں کہ مجلس سالکان و مشائخ میں ایک شخص پڑھے اور دوسرے سماعت کریں(۱۰)۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-24
ماخذ تحقیقی مجلہ

شاہ صاحبؒ کا طریقہ تعلیم و قرآن یہ تھا کہ جب طالب علم نحو و صرف سیکھ کر عربی زبان سمجھنے لگے تو قرآن کریم کا متن، ترجمہ کے ساتھ پڑھے۔ تاکہ سب سے پہلے قرآن کریم ہی اُس کے دل میں اترے۔ جب تک قرآن مجید کا متن بمعہ ترجمہ مکمل نہ ہو، کوئی بھی تفسیر نہیں پڑھانی چاہیے(۱۱)۔

درج بالا حکمت عملی سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ شاہ صاحب نے قرآن مجید کے گہرے اور تجزیاتی مطالعہ کے بعد ہی مؤخر الذکر دو طریقے اختیار کیے ہیں۔

شاہ صاحبؒ کی قرآن فہمی کی اساس:

شاہ صاحبؒ کے نزدیک سب سے اہم امر یہ سمجھنا ہے کہ خود قرآن کے نزول کا مقصود کیا ہے؟ اور بقول شاہ صاحب، "الفوز الکبیر فی اصول تفسیر" میں یہ مقصود صرف نفوس انسانی کی تہذیب ہے۔ اور یہ کام عقائد باطلہ اور اعمال فاسدہ کی تردید پر منحصر ہے(۱۲)۔

یعنی نفس اور لوزمات نفس ہی وہ عوامل ہیں جن سے قرآن فہمی میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ بات بھی ظاہر ہے کہ نفس بہت عمیق اور گہری سطحیں رکھتا ہے۔ جن تک رسائی حاصل کرنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ چونکہ قرآن کا موضوع اور مخاطب انسان ہے، اس لیے انسانی فطرت کو سمجھنا ضروری ہے۔ تاکہ قرآنی احکامات و اوامر و نواہی کو سمجھا جا سکے۔ اور یہ بھی دیکھ سکیں کہ قرآن کس موقع پر، انسانی فطرت کے، کس پہلو کی تہذیب، کس طرح سے کرتا ہے۔ گویا شاہ صاحب نے قرآن فہمی کے لیے مطالعۂ فطرتِ انسانی کو بنیاد بنا کر قرآن کے مقصود کو ظاہر کیا ہے۔ اور یہی شاہ صاحبؒ کی قرآن فہمی کی انفرادیت ہے۔

گروہ انسانی میں طریقۂ درسِ قرآن:

گروہوں کو قرآن کریم کی تعلیم کی جانب متوجہ کیا۔ بچوں، مبتدیوں، طالب علموں، نوجوانوں، کاروباری حضرات اور ادھیڑ عمر کے افراد کے لئے بھی قرآن فہمی اور اس کی تعلیم کے لیے طریقہ تجویز کیا۔ یہ تمام تجاویز درج ذیل ہیں:

مبتدی یا ابتدائی طلباء:

ناظرہ قرآن اور ابتدائی فارسی رسائل پڑھنے اور بے تکلف فارسی زبان سمجھنے کے مرحلے پر انہیں قرآن مجید کا متن بمعہ ترجمہ پڑھایا جائے(۱۳)۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-24
ماخذ تحقیقی مجلہ

اہل حرف وسپاہیوں کی اولاد:

وہ بچے جن کے والدین سپاہی یا صنعت و حرفت سے تعلق رکھتے ہیں۔ چونکہ ان کو علوم حاصل کرنے کا زیادہ موقع نہیں ملتا، اس لیے ان کو ابتداء سن تمیز میں ہی قرآنی متن وترجمہ کی تعلیم دینی چاہیے۔ تاکہ انسانی فطرت جس پر ان کو پیدا کیا گیا ہے وہ باقی رہے اور سب سے پہلے کتاب اللہ کے معانی سے وہ متعارف ہوں (۱۴)۔

کاروباری افراد کے لیے:

وہ تمام افراد جو کاروباری معاملات میں یا جن کا زیادہ وقت تلاشِ معاش میں گزرتا ہو، کے لیے ضروری ہے کہ فارغ اوقات میں حلقہ بنا کر بیٹھیں۔ جو شخص تفسیر کا کچھ علم جانتا ہو وہ ترجمہ قرآن بمعہ متن کے تلاوت کرے۔ تاکہ سب لوگ سنیں اور اس کے معانی سمجھیں (۱۵)۔

بزرگ افراد کے لیے:

وہ تمام بزرگ اور بوڑھے افراد، جن کو عمر کی ایک مدت گزارنے کے بعد توبہ کی توفیق ہوتی ہے اور وہ علوم کی تحصیل کے لئے سعی کرتے ہیں۔ ان کو بھی قرآن کا متن بمعہ ترجمہ پڑھایا جائے۔ تاکہ وہ بھی تلاوتِ قرآن پاک سے مستفید ہو سکیں (۱۶)۔

علماء کے لیے:

جو لوگ عربی زبان پر دسترس کے ساتھ تفسیر کا علم حاصل کر چکے ہیں۔ وہ بھی اس ترجمۂ قرآن سے خاطر خواہ استفادہ کریں گے۔ اور ایسے فائدے جو اس کے مطالعہ سے قبل نہ سُنے ہوں گے اور نہ دیکھے ہوں گے، وہ بھی ان پر کھلیں گے (۱۷)۔

ہندوستان میں درس قرآن کی روایت:

درج بالا تحریر کے بعد، اس امر کو بیان کرنا ضروری ہے کہ اسلام اور خصوصاً ہندوستان میں درس قرآن کی روایت کیا رہی ہے؟ چونکہ اسلام میں تعلیم کا آغاز قرآن ہی سے ہوتا ہے۔ اس لیے یہ کہا جاسکتا ہے کہ اسلام میں درس قرآن کی روایت کا آغاز پہلے انفرادی، پھر مساجد اور پھر مدرسوں سے ہوا۔ چنانچہ محمد بن قاسم نے سندھ آنے کے بعد جو جامع مسجد بنائی۔ اور اس میں درس قرآن کا آغاز کیا تو اسے مسلمانوں کی قرآنی ودینی تعلیم کا اولین مرکز کہا جا سکتا ہے (۱۸)۔ ایک تحقیق کے مطابق محمد بن قاسم سے لے کر ۱۸۵۷ء تک ہندوستان کے مسلمانوں کی تعلیم مسجدوں میں ہوتی تھی۔ مدرسوں کی تعداد بہت ہی کم رہی ہے (۱۹)۔ مسلمانوں کی اس تعلیمی نصاب میں قرآن سے

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-24
ماخذ تحقیقی مجلہ

متعلقہ علوم کی درس و تدریس بھی جاری رہتی تھی۔ لیکن براہ راست قرآن سے استفادہ نہیں کیا جاتا تھا۔ تا کہ قرآنی مقاصد کا حصول، جو شاہ صاحب کی نظر میں تہذیب نفس اور صالح اعمال کی ادائیگی ہے ممکن ہو سکے۔

ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ قرآن کا مطالعہ ان تمام صدیوں میں نہیں کیا جا سکا۔ تاہم وہ نتائج اور اثرات بھی حاصل نہ ہو سکے جو قرآن کا سب سے بڑا مقصد تھا۔ اسی لئے شاہ صاحب نے برصغیر میں قرآن کا سب سے پہلے بامحاورہ اور سلیس فارسی زبان میں پہلا ترجمہ کیا۔ تا کہ عام لوگ کتاب اللہ کے معانی اور مطالب سے خود واقفیت حاصل کر سکیں۔ چونکہ عربی زبان، علماء اور اُن کے بھی طبقہ خواص میں استعمال ہوتی تھی۔ علمی اور سرکاری زبان فارسی تھی۔ عوام کا طبقہ عربی زبان سے ناواقف تھا۔ وہ قرآن کی تلاوت محض برکت کے لیے کرتے تھے۔ مواعظ اور ارشاد کا سلسلۂ بھی جاری تھا۔ لیکن قرآن کا پیغام کیا ہے اسے کس مقصد کے لیے نازل کیا گیا ہے اور یہ زندگی گزارنے کے کیا آداب اور سلیقے سکھاتا ہے۔ عام مسلمان اس کے سیدھے اور صاف معانی سے بھی بے خبر تھے۔ کیوں کہ علما و صوفیاء دین کے نام پر مشرکانہ اعمال و بدعات ہندووانہ رسومات اور جاہلی اوہام و افکار کی دعوت دیتے تھے[۲۰]۔

شاہ صاحب نے ان تمام امور کو سامنے رکھتے ہوئے قرآن کا فارسی زبان میں ترجمہ کیا۔ تا کہ علماء، قرآن کے مطالب کو سمجھیں اور اپنے علمی حلقوں میں اس ہی کا درس دیں۔ شاہ صاحب کے بعد، قرآنی درس و تدریس کا کام شاہ عبدالعزیز نے انجام دیا۔ جسے وہ اپنی زندگی کے آخری دم تک انجام دیتے رہے۔ "تفسیر عزیزی"، شاہ عبدالعزیز کی قرآن فہمی اور ولی اللہ قرآنی سلسلے کی اگلی کڑی تھی۔ اس کے بعد شاہ رفیع الدین اور شاہ عبدالقادر کے لفظی اور بامحاورہ قرآن کے اردو تراجم نے، قرآن فہمی کے ولی اللہ طریقے کو ایک قدم اور آگے بڑھایا۔ اس کے علاوہ نجیب الدولہؒ، جو مغل حکومت کا امیر الامراء تھا، نے بھی نجیب آباد میں ایک مدرسہ ولی اللہی طرزِ تعلیم پر قائم کیا۔ جہاں قرآن کی تعلیم شاہ ولی اللہ کی حکمت کے مطابق دی جاتی تھی[۲۱]۔ شاہ عبدالعزیز کا مدرسۂ دہلی جو ۱۸۵۶ء میں بند ہو گیا تھا، شاہ صاحب کے درس قرآن کا مرکز تھا[۲۲]۔ مدرسہ دارالعلوم دیوبند بھی اس ولی اللہی تحریک قرآن فہمی کا ایک نیا مرکز تھا۔ مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور، نظارہ المعارف القرآنیہ دہلی اور مدرسہ فیضِ ہدایت رائے پور جس کی سرپرستی شاہ عبدالرحیم رائے پوری نے کی تھی، ولی اللہی قرآن فہمی کے ترقی پذیر سلسلے ہیں[۲۳]۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-24

ماخذ تحقیقی مجلہ

خلاصہ واختتام:

اس مقالہ میں شاہ ولی اللہ دہلوی کی مطالعہ قرآن کی روش کو موضوع بنایا گیا ہے۔ شاہ صاحب کی قرآنی خدمات، فتح الرحمن اور دیباچہ فتح الرحمن کی روشنی میں پیش کی گئی ہیں۔ شاہ صاحب کے دور میں قرآن فہمی کی ضرورت، معاصر معاشرہ کی صورتحال کو بیان کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ شاہ صاحب کی قرآنی تعلیم و تفہیم کے حوالے سے علمی و عملی خدمات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی شاہ صاحب کے درسِ قرآن کی روایت کو بھی دکھایا گیا ہے۔ جو اُن کے دور اور اس کے بعد کے ادوار میں جاری رہی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع البصیر ۔آمین

حوالہ جات

۱۔ محمد عاشق پھلتی، قول الجلی فی ذکر آثار الولی، ص۱۱۸، ۱۳۵، ۱۵۰، ۱۵۴؛ تاریخ دعوت و عزیمت، ج۵، ص۱۰۷، ۱۱۴، ۳۹۸، ۴۱۵

۲۔ شاہ ولی اللہ، دیباچہ فتح الرحمن در زبانِ فارسی و اردو مشمولہ در امام شاہ ولی اللہ (افکار و آثار)، مرتبہ پروفیسر اختر الواسع؛ فرحت اساس، عکس پبلشرز، اردو بازار، لاہور، ط:۲۰۱۸ء، ص۳۲۲

۳۔ قلی خان، نواب درگاہ، مرقع دہلی (فارسی مع اردو ترجمہ از ڈاکٹر خواجہ عبدالحمید یزدانی)، مجلس ترقی ادب، لاہور، ط: ستمبر: ۲۰۲۰ء، ص۱۱۴۔

۴۔ ایضاً، ص۲۰۔۲۱

۵۔ ایضاً، ص۹۸

۶۔ دیباچہ فتح الرحمن، ص۳۲۱

۷۔ شاہ ولی اللہ، رسالۂ دانشمندی مشمولہ در مجموعہ رسائل امام شاہ ولی اللہ (اردو ترجمہ)، شاہ ولی اللہ انسٹیٹیوٹ، نئی دہلی، ج۲، ص۵۱۳۔۵۲۱

۸۔ دیباچہ فتح الرحمن، ص۳۳۳

۹۔ ایضاً، ص۳۳۴

۱۰۔ یٰسین مظہر صدیقی، پروفیسر، شاہ ولی اللہ کی قرآنی خدمات، مکتبہ قاسم العلوم، لاہور، ط:۲۰۱۵ء، ص۶

۱۱۔ التفہیمات الٰہیہ، جلد۸، ص۱۷۳

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-24

۱۲ ۔ شاہ ولی اللہ، الفوز الکبیر فی اصول تفسیر، ص۵

۱۳ ۔ دیباچہ فتح الرحمن، ص ۳۳۳، ۳۳۴

۱۴ ۔ ایضاً، ص ۳۳۴

۱۵ ۔ ایضاً، ص ۳۳۴

۱۶ ۔ ایضاً، ص ۳۳۴

۱۷ ۔ ایضاً، ص ۳۳۵

۱۸ ۔ صابری، امداد، دہلی کے قدیم مدارس اور مدرس، ط:۱۹۷۷ء، ص ۴۸

۱۹ ۔ ایضاً، ص ۵۳

۲۰ ۔ شاہ پوری، آباد، شاہ ولی اللہ، مکتبہ اُردو، لاہور، س ن، ص ۵

۲۱ ۔ سندھی، عبید اللہ، شاہ ولی اللہ کی سیاسی تحریک، دار الکتاب، اردو بازار، لاہور، ط:۲۰۱۹ء، ص ۱۳۷

۲۲ ۔ ایضاً، ص ۱۹۵

۲۳ ۔ رائے پوری، مفتی عبد الخالق ،سوانح حیات شاہ عبد الرحیم رائے پوری، رحیمیہ مطبوعات، لاہور، ط: ۲۰۱۶ء، ص ۱۸۵۔۱۸۸